حج عبادت ہے اور فضیلت بھی

حافظ ساجد انور ○

حج بیت اللہ کے لیے اللہ کے مہمان پوری شان اور عاجزی کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے دَر پر حاضری دیتے ہیں۔ بلاشبہہ بیت اللہ کی سعادت عظیم سعادت ہے۔ مسلم، عاقل، بالغ اور استطاعت رکھنے والے مردوخواتین پر اس کی فرضیت مسلّم ہے، البتہ خواتین کے لیے محرم کی موجودگی بھی شرط ہے۔

حج بیت اللہ کی سعادت حاصل کرنے والے خوش نصیب عموماً اس کی تیاری کے لیے سازوسامان، احرام اور سفر سے متعلق اُمور کو انتہائی اہمیت دیتے ہیں، جن کی اہمیت سے کوئی انکار نہیں ہے۔ لیکن اس کے ساتھ ساتھ بنیادی اہمیت کے حامل اُمور کی طرف توجہ مبذول کرنا انتہائی ضروری ہے۔ ذیل میں ان اُمور کا تذکرہ کیا جارہا ہے:

نیت کا استحضار

نیت قصد القلب، یعنی دل کے ارادے کو کہتے ہیں۔ نیت عمل کے ذریعے اللہ کی اطاعت اور قربت حاصل کرنے کا نام ہے۔ قرآن وسنت کی تعلیمات میں جابجا نیت کی اہمیت اُجاگر کی گئی ہے۔ حدیث النیات میں بھی متوجہ کیا گیا کہ اعمال کی قبولیت عنداللہ کا دارومدار نیت کی درستی پر ہے۔ بخاری میں حضرت عائشہؓ کی روایت میں بھی صراحت ہے کہ لوگوں کو قیامت کے دن ان کی نیتوں کے مطابق اُٹھایا جائے گا۔ (بخاری، بدءالوحی، حدیث: ۱، عن عمر بن خطابؓ)

گویا کہ نیت کا بنیادی مقصد عادت اور عبادت میں تمیز کرنا ہے۔ اسی طرح نیت کے پیش نظر ایک عبادت کو دوسری عبادت سے ممتاز بھی کیا جاتا ہے۔ آج دین سے دُوری کے اس عالم میں عبادات بھی روایت بن گئی ہیں، پھر رسم ورواج کی صورت اختیار کرگئی ہیں۔ چنانچہ

○ ڈائرکٹر ادارہ معارف اسلامی، منصورہ، لاہور

ان اہم عبادات اور فریضہ کی ادایگی کے لیے جاتے وقت صرف رضاے الٰہی کی نیت کی جائے، اللہ کی خوشنودی کو مدنظر رکھا جائے اور اپنے گناہوں کی بخشش کروانے کی سعی کی جائے۔

ریا سے اجتناب

شیطان نے اولادِ آدمؑ کو گمراہ کرنے کا عزم کر رکھا ہے۔ قرآن کریم میں ارشاد ہے:

> ثُمَّ لَاٰتِيَنَّهُمْ مِّنْۢ بَيْنِ اَيْدِيْهِمْ وَمِنْ خَلْفِهِمْ وَعَنْ اَيْمَانِهِمْ وَعَنْ شَمَاۗىِٕلِهِمْ ۭ وَلَا تَجِدُ اَكْثَرَهُمْ شٰكِرِيْنَ ⑰ (اعراف ۷:۱۷) پھر میں آگے اور پیچھے، دائیں اور بائیں، ہر طرف سے ان کو گھیروں گا اور تو ان میں سے اکثر کو شکر گزار نہ پائے گا۔

یہ بات بھی بڑی واضح ہے کہ شیطان کبھی بھی تمام انسانوں کی گمراہی کے لیے یکساں اسلوب اختیار نہیں کرتا بلکہ ہر فرد کو اس کی مرغوباتِ نفس اور گمراہی کے اسباب کے مطابق ہی گمراہ کرتا ہے۔ بھیس بدل بدل کر اور نئے رُوپ میں آکر گمراہی کا سامان کرتا ہے۔ چنانچہ کبھی شیطان نیکوکاروں کو ان کی عبادت پر غرور کرنے، اوروں کو حقیر سمجھنے اور دکھاوے کے ذریعے گمراہ کر دیتا ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک حدیث میں فرمایا کہ: میں تمھاری بابت سب سے زیادہ جس چیز سے ڈرتا ہوں وہ چھوٹا شرک 'ریا' ہے۔ صحابہؓ نے پوچھا: یارسولؐ اللہ! چھوٹا شرک کیا ہے؟ آپؐ نے فرمایا: 'ریاکاری'۔ قیامت کے دن جب لوگوں کو ان کے اعمال کا بدلہ دیا جائے گا تو ریاکاروں سے اللہ فرمائے گا ان لوگوں کے پاس جاؤ جن کو دکھانے کے لیے تم دنیا میں اعمال کرتے تھے اور دیکھو کیا تم ان کے پاس کوئی صلہ پاتے ہو۔ (مسند احمد، حدیث: ۲۳۶۳۰)

ایک اور حدیث میں آپؐ نے فرمایا: جب الحزن سے اللہ کی پناہ مانگو۔

صحابہؓ نے پوچھا: یارسولؐ اللہ! جب الحزن کیا ہے؟

آپؐ نے فرمایا کہ: ''یہ جہنّم میں ایک وادی ہے جس سے جہنم بھی ہر روز چار سو مرتبہ پناہ مانگتی ہے۔ اس میں وہ لوگ ڈالے جائیں گے جو نیکی محض لوگوں کو دکھانے کے لیے کرتے ہیں''۔ (ترمذی، ابن ماجہ)

ان احادیث میں ہمارے لیے وعید ہے خصوصاً جب سے موبائل فون اور کیمرے کا استعمال بڑھا ہے، عمرہ و حج کے مناسک کی ادایگی کے دوران بھی کئی حاجی صاحبان ان کا استعمال

کرتے ہیں جس سے پرہیز ضروری ہے۔

حقوق العباد کی ادایگی

اس سفرِ مقدس سے پہلے اس بات کا التزام کرنا چاہیے کہ جن لوگوں کی حق تلفی کی گئی ہو ان کے حق کی ادایگی کی جائے اور ان سے معافی تلافی کر لی جائے تاکہ یہ عمل اللہ کی بارگاہ میں قبول و منظور ہوسکے۔ اسی طرح اگر کسی کے ذمے کسی کے معاملات ہوں یا قرضہ و میراث کی ادایگی باقی ہو تو تمام تر حسابات بے باک کر لیے جائیں۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ صحابہؓ سے پوچھا: کیا تم جانتے ہو مفلس کون ہے؟ (صحابہؓ نے اپنی دانست کے مطابق فرمایا) ہم مفلس اسے کہتے ہیں جس کے پاس درہم و دینار نہ ہوں، دنیا کا ساز و سامان نہ ہو۔ آپؐ نے فرمایا کہ میری مراد اس وقت وہ مفلس نہیں۔ میری مراد وہ شخص ہے جو قیامت کے دن اپنے اعمال میں نمازیں، روزے، عبادات لے کر آئے، لیکن لوگوں کے حقوق ادا نہ کرنے کی وجہ سے اس کی نیکیاں لوگوں میں تقسیم کر دی جائیں اور لوگوں کے گناہ اس کے نامۂ اعمال میں ڈال دیے جائیں۔ حقیقی مفلس وہ شخص ہوگا (ترمذی، ابن ماجہ)۔ چنانچہ ہمیں حقوق العباد کی ادایگی کر کے اپنے اعمال کے اجر و ثواب کی حفاظت کرنی چاہیے۔

حلال کا اہتمام

رزقِ حلال کے بغیر نہ کوئی دُعا قبول ہوتی ہے اور نہ عبادت کو شرفِ قبولیت ہی حاصل ہوسکتا ہے۔ آپؐ نے اس شخص کا تذکرہ فرمایا جو دُور دراز کا سفر کر کے جائے۔ اس کے بال پراگندہ، منتشر، تھکاوٹ کے آثار غالب ہوں اور وہ اخلاص و عاجزی کا پیکر بن کر بارگاہِ الٰہی میں خانہ کعبہ کے پردوں کو پکڑ کر ہاتھ اُٹھائے اور دُعائیں مانگے۔ لیکن آپؐ نے فرمایا: اس کا کھانا حرام، اس کا پینا حرام، اس کا لباس حرام، اس کی غذائیت حرام۔ پس اس کی دُعا کیسے قبول کی جاسکتی ہے؟ (مسلم)

لہٰذا، حرام مال کی آمیزش سے اجتناب انتہائی ضروری ہے، وگرنہ عبادات کا اجر و ثواب کبھی حاصل نہ ہوگا۔ عبادت مکمل توجہ کے ساتھ ہو۔ ہر عبادت میں خشوع و خضوع اور عجز و انکسار مطلوب ہے۔ اور پھر حج بیت اللہ کی عبادات تو فقر، عجز اور درویشی کا ایسا کامل اظہار ہیں کہ جس میں

سب ایک ہی طرح کے لباس، یعنی احرام میں ملبوس ہوں۔ وہ لباس سلا ہوا نہ ہو۔ مردوں کے سر پر کوئی چادر ٹوپی وغیرہ نہ ہو۔ سب کی صدا لبیك اللھم لبیك ہو۔ بلاشبہہ یہ عجز وانکسار کا کامل نمونہ اور توجہ وانابت کا مکمل مظہر ہے۔ لہٰذا، عبادت کی طرف توجہ اور خشوع وخضوع کا اظہار مقصود ہے۔

مناسکِ حج کی تربیت

حج کی تعلیمات، مناسک اور احکام و آداب کو سیکھنے کے لیے مستند کتابوں کی طرف رجوع کیا جائے۔ اس مقصد کے لیے وزارتِ مذہبی اُمور اور بعض پرائیویٹ حج ٹور آپریٹر تربیتی پروگرامات کا انعقاد کرتے ہیں۔ ان میں شرکت کی جائے اور بھرپور استفادہ کیا جائے۔ اگر شرعی اُمور کی سمجھ نہ آئے اور بعض وضاحت طلب اُمور ہوں تو علما سے رجوع کر کے علمی رہنمائی حاصل کی جائے۔ اس حوالے سے مختلف اداروں کی ویڈیوز بھی دستیاب ہیں جن سے استفادہ مفید ہوتا ہے۔ خصوصیت کے ساتھ احرام کی پابندیاں، مکروہات اور مفسداتِ حج، دم واجب ہونے کی صورتیں جاننا انتہائی ضروری ہے۔ اگر یہ اُمور پہلے سے سمجھ لیے جائیں تو دورانِ حج آسانی رہتی ہے۔ بصورتِ دیگر دورانِ حج تفصیلی نہ سہی، سرسری طور پر معلّمین سے رہنمائی ضرور حاصل کی جاسکتی ہے۔

دیگر فقہی احکام کی معلومات

عام طور پر اور حج کے دنوں میں خصوصی طور پر حرم میں تقریباً ہر نماز کے بعد نمازِ جنازہ ادا کی جاتی ہے۔ نمازِ جنازہ کا طریقہ سیکھ لیں اور اپنے دیگر ہم سفر ساتھیوں کو اس بارے میں آگاہ کریں۔ حرمین میں فجر کی اذان سے قبل تہجد کی اذان دی جاتی ہے، جس کے بعد لوگ جوق در جوق مسجد کا رُخ کرتے ہیں۔ اس وقت کی عبادات کی بھی بڑی فضیلت ہے۔ عموماً خواتین کو باجماعت نماز کے طریقے کی آگاہی نہیں ہوتی۔ انھیں اس بارے میں پہلے سے معلومات دینی چاہییں تاکہ کامل یکسوئی سے وہ عبادت کریں۔ کبھی امامِ حرم جہری نماز میں آیت سجدہ کی تلاوت کر کے اللہ اکبر کہہ کر سیدھے سجدے میں چلے جاتے ہیں۔ اس حوالے سے بھی آگاہی اور علم ضروری ہے۔